بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِسلام

کی ضروری باتیں
جن کا جاننا ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے

• ترتیب •

شیخ الاسلام محمّد بن عبدُالوَہاب رحمہ اللہ

(حصّہ اوّل)

• ترجمہ •

حافظ عبدالتواب محمدی
(فاضل جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

• نظر ثانی •

دکتور طارق صفی الرحمن مبارکپوری
(نائب مفتی جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں وسابق مدرس مسجد نبوی)

ناشر: جمعیت اہل حدیث کلیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العٰلمين والصلاة والسلام علىٰ خاتم النبيين، وأشهد أن لا اله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أما بعد!

وہ تین اصول جن کی معرفت مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے

وہ یہ ہیں: بندہ اپنے رب، دین اور نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت حاصل کرے۔

اگر آپ سے پوچھا جائے کہ: "**آپ کا رب کون ہے؟**" تو آپ کہئے: میرا رب اللہ ہے، جو اپنی نعمت سے میری اور تمام جہان کی پرورش کر رہا ہے اور وہی میرا معبود ہے، اس کے سوا کوئی بھی میرا معبود نہیں۔

اور جب آپ سے پوچھا جائے: "**تمھارا دین کیا ہے؟**" تو آپ کہئے: میرا دین اسلام ہے۔ جس کا مطلب ہے اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کرنا، اس کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم کرنا اور شرک ومشرکین سے بیزاری کا اظہار کرنا۔

اور جب آپ سے پوچھا جائے: "**تمھارا نبی کون ہے؟**" تو آپ کہئے: (میرے نبی) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں اور ہاشم کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے اور قریش عرب میں سے ہیں اور عرب حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما وعلیٰ نبیّنا الصلاۃ والسلام کی ذرّیت ہیں۔

دین کی اصل وبنیاد دو باتیں ہیں

اس ضمن میں دو اہم باتیں یاد رکھنا ہے:

پہلی بات: صرف اللہ کی عبادت کا حکم دینا جس کا کوئی بھی شریک نہیں، اس پر لوگوں کو ابھارنا، اسی پر تعلقات استوار کرنا اور جو اسے چھوڑ دے اسے کافر ماننا۔

دوسری بات: اللہ کی عبادت میں شرک سے ڈرانا، اس بارے

میں سختی کرنا، اسی بنیاد پر کسی سے دشمنی کرنا اور جو شرک کرے اسے کافر ماننا۔

’’لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ‘‘ کے ادا کرنے کی شروط

(۱) نفی (لَآ اِلٰهَ یعنی غیر اللہ کی عبادت کا انکار کرنا) اور اثبات (اِلَّا اللّٰهُ یعنی صرف اللہ کی عبادت کا اقرار کرنا) کے ساتھ اس کے معنیٰ کو علم رکھنا۔ (نفی و اثبات دونوں طریقے سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے مفہوم کا علم رکھنا۔)

(۲) یقین: اس کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ کے بارے میں اتنا کامل علم ہو کہ جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

(۳) اخلاص کا ہونا جو کہ شرک کے منافی ہے۔

(۴) سچائی کا ہونا جو کہ جھوٹ کے منافی ہے۔

(۵) اس کلمہ سے اور جس پر یہ دلالت کرتا ہے اس سے محبت ہو اور اس پر خوشی ہو۔

(۶) اللہ کے لئے اخلاص اور اس کی رضامندی کی طلب میں اس کلمہ کے حقوق یعنی واجب اعمال کو بجالانا۔

(۷) اس کو قبول کرنا جو کہ اسے ردّ کرنے کے منافی ہے۔

مذکورہ شروط کے کتاب وسنت سے دلائل

۞ **علم کی دلیل**: اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (سورہ محمد: 19) ترجمہ: ’’پس اچھی طرح جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔‘‘ اور اللہ کا یہ فرمان بھی ہے کہ: ﴿اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورہ زخرف: 86) ترجمہ: ’’اِلّا یہ کہ کوئی علم کی بناء پر حق کی شہادت دے۔‘‘ یعنی وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی اس طرح دے کہ کلمہ کو دل کی گہرائیوں سے اچھی طرح جانتا ہو جو کچھ اس نے زبان سے ادا کیا۔

سنت سے دلیل: صحیح میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو اس حال میں وفات پاتا ہے کہ اسے اس بات کا اچھی طرح علم ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

یقین کی دلیل: اللہ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ (سورہ حجرات:15) ترجمہ: ”حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں۔“

پس مومن کے اللہ اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لانے میں شک وشبہ میں نہ پڑنے کی شرط لگا دی۔ اس لئے کہ شک میں پڑنے والا منافقوں میں سے ہوتا ہے۔

سنت سے دلیل: صحیح حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ بھی ان دونوں کے ساتھ بلا شک کئے اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ جنت میں جائے گا۔“

ایک روایت میں ہے: ”ان دو باتوں میں بغیر شک کئے جو بھی بندہ اللہ سے ملاقات کرے گا اسے جنت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔“

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ (اللہ کے رسول نے ان سے کہا): ”اس دیوار کے پیچھے جو بھی بندہ تم سے ملے جو دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اسے جنت کی خوشخبری دو۔“

۞ اخلاص کی دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ (سورہ زُمر:03) ترجمہ: ”خبردار، دین خالص اللہ کا حق ہے۔“

اور اللہ کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿وَمَآ أُمِرُوْٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ (سورہ بیّنہ:05) ترجمہ: ”اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر۔“

سنت سے دلیل: صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ“ کو دل سے ادا کیا ہوگا۔“

صحیح حدیث میں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ“ پڑھا تو اللہ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔“

امام نسائی نے ”اَلْيَوْمُ وَاللَّيْلَةُ“ کے اندر دو صحابی سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور ہر قسم کی تعریف صرف اسی کے لئے زیبا ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) خلوص اور زبان کی سچائی کے ساتھ پڑھا تو اللہ اس کلمہ کے لئے آسمان میں ایک راستہ بنا دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ زمین والوں میں سے اس کلمہ کے کہنے والے پر نظر کرم کرتا ہے اور (اس کلمہ کو کہنے والے) جس بندے پر اللہ کی نظر کرم ہو جائے تو وہ اس بات کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اللہ اس کی مانگ کو پوری کرے۔“

۞ سچائی کی دلیل: اللہ کا فرمان ہے: ﴿الٓمّٓ ۞ أَحَسِبَ

النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ۝ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ﴾ (سورہ عنکبوت:1-3) ترجمہ: ”الف ۔ل ۔م ۔کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ”ہم ایمان لائے“ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔“

نیز اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ۝ يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَمَا يَخۡدَعُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ۝ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ﴾ (سورہ بقرہ:8-10) ترجمہ: ”بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں، حالانکہ درحقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکا بازی کر رہے ہیں، مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور اُنہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھا دیا، اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں، اُس کی پاداش میں ان کے لیے دردناک سزا ہے۔“

سنت سے دلیل: صحیحین میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صدق دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ ”اللہ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“ تو اللہ اس پر جہنم کو حرام قرار دیتا ہے۔“

محبت کی دلیل: اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ

يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (سورہ بقرہ: 165) ترجمہ: ”کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدِّ مقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے۔ حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔“

نیز اللہ کا فرمان ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ يُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَاۤئِمٍ﴾ (سورہ مائدہ: 54) ترجمہ: ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ اُن کو محبوب ہوگا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔“

سنت سے دلیل: صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تین باتیں جس کے اندر موجود ہوں گی تو اس نے ایمان کی مٹھاس پالی: اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں، کسی شخص سے محض اللہ کے لئے محبت کرے اور کفر میں لوٹنے کو جبکہ اللہ نے اس کو اس کفر سے بچالیا ہے، اس میں جانے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسا کہ وہ آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔“

سرِ تسلیم خم کرنے کی دلیل: اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَاَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ﴾ (سورہ زُمر: 54) ترجمہ: ”اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اُس

کے مطیع بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔“

نیز اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ (سورہ نساء:125) ترجمہ: ”اُس شخص سے بہتر اور کس کا طریقِ زندگی ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کردیا اور اپنا رویہ نیک رکھا۔“

اللہ کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ (سورہ لقمان: 22) ترجمہ: ”جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالہ کردے اور عملاً وہ نیک ہو، اس نے فی الواقع ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا۔“ (یعنی ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کو مضبوطی سے تھام لیا۔)

اللہ کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (سورہ نساء:65) ترجمہ: ”نہیں، اے محمد ﷺ! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا (Judge) نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ (رسول کے فیصلے کو) سر بسر تسلیم کرلیں۔“

سنت سے دلیل: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”تم میں کا کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کردے۔“ یہی مکمل طور پر سرِ تسلیم خم کرنا ہے اور اس کی غایت ہے۔

۞ **قبول کرنے کی دلیل**: اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ﴾ (سورہ زُخرف: 23-25) ترجمہ: ''اِسی طرح تم سے پہلے جس بستی میں بھی ہم نے کوئی نذیر بھیجا، اُس کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم اُنہی کے نقشِ قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔ ہر نبی نے اُن سے کہا بھی (کیا تم اُسی ڈگر پر چلو گے) اگرچہ میں تمہارے پاس اُس راستے سے زیادہ صحیح راستہ لے کر آیا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس دِین کی طرف بلانے کے لیے تم بھیجے گئے ہو ہم اُس کے کافر ہیں۔ آخر کار ہم نے اُن کی خبر لے ڈالی اور دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔''

نیز اللہ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ﴾ (سورہ صافات: 35-36) ترجمہ: ''یہ وہ لوگ تھے کہ جب اِن سے کہا جاتا ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔'' تو یہ گھمنڈ میں آجاتے تھے۔ اور کہتے تھے ''کیا ہم ایک شاعر مجنون کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟''

سنت سے دلیل: صحیح میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اس ہدایت اور علم کی مثال جسے اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے، موسلا دھار بارش کی طرح ہے جو زمین پر نازل ہوتی ہے، زمین کچھ زرخیز ہوتی ہے جو بارش کے پانی کو اپنے اندر اچھی طرح جذب کر لیتی ہیں اور خوب چارے اور گھاس اُگاتی ہے۔ زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہوتا ہے جو پانی کو اپنے اندر روک لیتا

ہے جس سے اللہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، لوگ اس کے (جمع شدہ) پانی کو پیتے ہیں اوراس سے اپنی کھیتیوں کو سیراب کر کے کھیتی کرتے ہیں۔ اور بارش کا پانی زمین کے ایسے حصے پر بھی نازل ہوتا ہے جو بالکل بنجر ہوتی ہے، نہ وہ پانی کو روکتی ہے اور نہ ہی وہاں گھاس اگتی ہے۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جسے اللہ نے دین کی سمجھ عطا کی، اسے مجھے عطا کردہ (علم) سے فائدہ پہنچایا، اس نے علم حاصل کیا اور اسے لوگوں کو بھی سکھایا۔ اور اس کی مثال بھی ہے جس نے اسے حاصل کرنے کے لئے اپنا سر تک نہیں اٹھایا اور نہ ہی اس ہدایت کو قبول کیا جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے۔''

نَوَاقِضُ الْاِسْلَام

(وہ باتیں جو مسلمان کو اسلام کے باہر کردیتی ہیں۔)

(۱) اللہ کی عبادت میں شرک کرنا۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (سورہ نساء: 48) ترجمہ: ''اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے گناہوں کو جس کے لیے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔''

نیز اللہ فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (سورہ مائدہ: 72) ترجمہ: ''جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اُس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

عبادت میں شرک کی یہ بھی صورت ہے کہ: غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنا، جیسے کوئی شخص جنّ یا قبر والوں کے لئے ذبح کرے۔

(۲) جو اللہ اور اپنے درمیان کسی (نبی، ولی یا بزرگ) کو وسیلہ بنائے، ان سے شفاعت طلب کرے اور ان پر توکل کرے۔ تو ایسا شخص بالا جماع کافر ہے۔

(۳) جو مشرکین کو کافر نہ جانے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح مانے، تو ایسا شخص کافر ہے۔

(۴) جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا طریقہ آپ کے طریقہ سے زیادہ کامل ہے یا آپ کے علاوہ کا فیصلہ آپ کے فیصلے سے بہتر ہے۔ جیسا کہ وہ شخص جو طواغیت کے فیصلوں کو آپ کے فیصلے پر اہمیت وفضیلت دیتا ہے۔ تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

(۵) جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی کسی چیز سے بغض رکھتا ہے گرچہ اس پر عمل بھی کرتا ہو، پھر بھی وہ کافر ہے۔

(٦) جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا یا اس کی جزا وسزا کا مذاق اڑائے تو وہ کافر ہوجائے گا۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (سورہ توبہ: 65-66) ترجمہ: ''اگر آپ ان سے پوچھیں گے تو وہ خود یہی بات کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق اور کھیل کر رہے تھے۔ ان سے کہو ''کیا تمہاری ہنسی دل لگی اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ساتھ تھی؟ اب عذرات نہ تراشو۔ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔''

(۷) جادو، اسی سے مائل کرنا اور پھیرنا ہے۔ جس نے بھی اس کو کیا یا اس کے کرنے پر راضی رہا تو وہ کافر ہے۔ اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ﴾ (سورہ بقرہ: 102) ترجمہ: ''ظاہر تھا کہ اذنِ الٰہی کے بغیر وہ اِس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود اُن کے لیے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی۔''

(٨) مشرکین کو مسلمانوں پر غالب کرنے کی کوشش کرنا اور ان کی مدد کرنا: اس پر اللہ کا یہ فرمان دلیل ہے: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّلِمِينَ﴾ (سورہ مائدہ: 51)

ترجمہ: ''اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو رہنمائی نہیں دیتا ہے۔''

(٩) جو یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کو شریعت محمدیہ سے خروج کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت خضر کو شریعت موسوی علیہ السلام سے خروج کی گنجائش تھی، تو وہ کافر ہے۔

(١٠) اللہ کے دین سے اعراض کرنا، نہ اس کی تعلیم حاصل کرنا اور نہ اس پر عمل کرنا۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيٰتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (سورہ سجدہ: 22) ترجمہ: ''اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اس کے ربّ کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے۔''

مذاق، سنجیدگی یا خوف کی حالت میں ان نواقض کو انجام دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں صرف مُکرہ (جس پر جبر کیا جائے) اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

یہ سب (ایمان کے لئے) انتہائی خطرناک ہیں جو اکثر واقع ہونے والے ہیں۔ پس ہر مسلمان کو اس سے باخبر رہنا چاہئے اور اس کے بارے میں اپنے نفس پر خوف کھائے۔ ہم اللہ کی اس کے غضب اور دردناک عذاب کو واجب کرنے والی چیزوں سے پناہ کے طالب ہیں۔